

مقالہ پانچ ابواب پر منقسم ہے۔ باب اول ”بلونت سنگھ کی حیات اور تصانیف“ کے عنوان سے ہے۔ بلونت سنگھ کی حیات پر لکھنا مشکل اور کھٹن مرحلہ تھا۔ کیونکہ کتابوں میں اس بارے میں کچھ خاص نہیں ملتا۔ اگر ملتا بھی ہے تو بہت مختصر۔ البتہ رسالہ آج کل، اور کتاب نما کے شمارہ میں خاصی معلومات ملتی ہیں۔ بالخصوص انھی سے اس باب کے ضمن میں استفادہ کیا ہے۔

باب دوم ”پنجاب کی ثقافت“، اس میں ثقافت کے بارے میں نمایاں اور اہم معلومات کو قلمبند کیا ہے۔ اس میں ثقافت کی خصوصیات پر لکھا ہے جیسے شادی بیاہ کی رسمات، کھیل، میلے، مذہب کے متعلق منفرد نظریات، وقتِ مرگ کی رسمات، تو ہم پرستی، پنجاب کے بہادر مرد کا سراپا، غریب کا استھصال اور زمیندار اگر غریب کو چند روپوں کا لالج دے کر اسمبلی میں بھی پہنچ جاتا ہے۔ کیسے اپنے ہی لوگوں کو ظلم کا نشانہ بناتا ہے۔ سب ملتا ہے اس کے ساتھ ساتھ لوک ڈرامے کس طرح پنجاب کی ثقافت کا حصہ ہیں۔ غرض ہر ممکن سعی کی ہے کہ پنجاب کی ثقافت کے ہر رنگ کی عکاسی کر سکوں۔

باب سوم ”اردو افسانہ میں پنجاب کی ثقافت“، اس باب میں ان افسانہ نگاروں پر بات کی ہے جنہوں نے بلونت سنگھ سے قبل دیہی افسانوں پر لکھا ہے۔ جن میں پریم چند، سدرش، سہیل عظیم آبادی، عظم کریوی، اختر اور بیوی پر بات کی ہے۔ ان تمام افسانہ نگاروں نے دیہی ثقافت پر لکھا۔ ایسا نہیں ہے کہ ان کے افسانوں میں محض پنجاب کی ثقافت ملتی ہے بلکہ کسی کے ہاں بہار ہے تو کسی نے آسام پر لکھا۔ کسی نے پنجاب پر۔ اس کے ساتھ ساتھ راقمہ نے ان کے اسلوب پر بھی لکھا ہے تاکہ اس عہد کے طرز تحریر کی عکاسی ہو سکے باب چہارم ”بلونت سنگھ کے افسانوں میں پنجاب کی ثقافت“، کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں بلونت سنگھ کے افسانوی موضوعات کو پنجاب کی ثقافت کے تناظر میں دیکھا ہے۔ بلونت سنگھ کے پنجاب میں ثقافت کے تمام مظاہر ملتے ہیں۔ پنجاب کا مخصوص لب و لہجہ ان کے افسانوں میں ملتا ہے۔

پنجاب کے تہوار، میلے، کھیل غرض ایسا کوئی پہلو نہیں جو ہمیں افسانوں میں نہ ملے۔ خوبصورت گیتوں کا امتزاج ملتا ہے۔ محبت کے غنائیہ گیت بلونت سنگھ کے افسانوں کا خاصہ ہے۔ ڈاکہ زنی کے موضوعات بھی ملتے ہیں بلونت سنگھ چونکہ سکھ تھے اس لیے ان کے تخلیق کردہ کردار زیادہ سکھ ہیں۔

اسلوب کے تناظر میں اگر ہم دیکھیں تو کمال منظر نگاری ملتی ہے۔ ہر منظر کو اس کی جزئیات کے ساتھ کامل خوبصورتی سے قلمبند کیا ہے۔ محاورات، اشعار ملتے ہیں جو افسانوں میں خاص رمت کو جنم دیتے ہیں۔ کردار نگاری

میں بھی خاص مہارت حاصل ہے۔ بسا اوقات ہندی زبان کے بعض الفاظ کا استعمال بھی ملتا ہے۔ بلونت سنگھ کے پنجاب کے تخلیق کردہ سکھ کرداروں کو ٹھیٹھ پنجابی زبان پر عبور حاصل ہے۔ زبان کو اپنے عہد کے عین مطابق استعمال کیا ہے۔ ہر کردار کے عین منصب کے مطابق زبان ہے اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلونت سنگھ کا افسانوی اسلوب پنجاب کا ثقافتی اسلوب ہے۔

باب پنجم ”بلونت سنگھ کا معاصر افسانہ نگاروں سے تقابل“، جس میں بلونت سنگھ کا تقابل علی عباس حسینی، دیوندرستیارتی اور احمد ندیم قاسمی سے کیا ہے۔ بلونت سنگھ کا اپنے معاصر افسانہ نگاروں سے بنیادی تعلق یہ ہی ہے کہ بلونت سنگھ نے پنجاب کی ثقافت کا ہر رنگ پیش کیا ہے۔ اسلوب کے لحاظ سے بھی بلونت سنگھ کے افسانے بہترین افسانے ہیں۔ البتہ ناقدین ادب نے بڑی بے اعتمانی بر تی ہے۔ ایک عظیم افسانہ نگار کو نہ صرف فراموش کیا بلکہ اس کو وہ حقیقی مقام نہیں دیا جس کا وہ ان کے مطابق مستحق تھا۔

میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ بلونت سنگھ کی حیات کے ہر گوشے کو مکمل طریقے سے لکھوں۔ بلونت سنگھ کو جیسے نظر انداز کیا گیا ہے میری ہر ممکن کوشش رہی کہ میں تمام ثقافتی مظاہر پر احسن طریقے سے لکھوں اس میں ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن جو کہ میری گمراں ہیں کی بے حد شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی کی بدولت یہ سب ممکن ہوا۔ میں شعبہ اردو کے چیئرمین ڈاکٹر خالد محمود سنجراں کے شفیق رویے کی بے حد ممنون ہوں۔ جو شعبہ اردو کے تمام فرائض بطریق احسن سرانجام دے رہے ہیں۔ طلباء کی قدم قدم پر رہنمائی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سعید، ڈاکٹر سفیر حیدر اور ڈاکٹر الماس کی بے حد ممنون ہوں جن کا طلباء کی رہنمائی کے ضمن میں نہایت مخلصانہ رویہ ہے۔ ایک بار پھر ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن کی تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے بے حد محنت کی اور میرا کام بروقت پا یہ تکمیل کو پہنچا۔

آخر میں محض اتنا کہوں گی اللہ رب العزت کے بعد میں اپنے والدین کی ممنون ہوں جن کی محنتوں، شفقت اور گلن کی بدولت میں یہاں تک پہنچی ہوں۔ اللہ پاک ان کا سایہ تاحیات سلامت رکھے۔ ایک بار پھر سے اپنے پا پا کی ممنون ہوں جن کی انتحک محنت کی بدولت میں زندگی میں اس مقام تک آئی۔

مقالات نگار!

صف طارق